حمیرا رحمٰن

غزلیں

اسے جانا ہی نہیں جس کو بہت یاد رکھا
ایک مفروضے پہ تاریخ کو بنیاد رکھا

ہم گرفتار رہے جھوٹ میں موجودہ کے
لیکن آئندہ کے امکان کو آزاد رکھا

ایک نادیدہ تسلّی نے مرے لوگوں کو
شدتِ جبر کے لمحات میں بھی شاد رکھا

وہ بھی تبدیلیِ حالات کا منہ دیکھتا ہے
شہر کا شہر جس آسیب نے آباد رکھا

اِک تحفظ کی علامت میں حمیرا ہم نے
اپنی تنہائی کے ادراک کو ہمزاد رکھا

❄

کئی متروک رجحانات میں رکھا گیا ہے
ہواؤں کو مگر اثبات میں رکھا گیا ہے

کوئی وحشت بھرا دورانیہ ہے اور سب کو
عدم محفوظ امکانات میں رکھا گیا ہے

خبر دے دی گئی ہے انقلاب آنے سے پہلے
مگر محدود تفصیلات میں رکھا گیا ہے

ہمیں اچھا نہیں لگتا بدلنا اور ہم کو
بدلتے وقت کے حالات میں رکھا گیا ہے

جہاں ہونے نہ ہونے کے معانی ایک جیسے
ہمیں اس وہمِ موجودات میں رکھا گیا ہے

ہماری ہجرتیں پہچان ہیں اس سلسلے کی
ہمیں جس نسبتِ سادات میں رکھا گیا ہے

حمیرا لوگ تعبیروں کے عادی ہو رہے ہیں
سو شہرِ خواب تحقیقات میں رکھا گیا ہے